رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کوئی دوسری زبان اُردو کی جگہ نہیں لے سکتی

کراچی یکم مارچ:- آنریبل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے اردو اور بنگالی کے موجودہ قضیہ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان ایک حکومت کا نام ہے چنانچہ اس میں سرکاری زبان صرف ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اور وہ اُردو ہے۔ اُس کا یہ مطلب ہے کہ جب انگریزی کی بجائے کسی قومی زبان کو اختیار کیا جائے گا۔ تو مرکزی حکومت کی اپنی زبان اردو ہو گی۔ اور صوبائی حکومتوں سے خط و کتابت بھی اردو میں ہی کی جائے گی۔ مشرقی بنگال کی صوبائی حکومت کی زبان بنگالی ہو گی۔ اور مشرقی بنگال میں ذریعہ تعلیم کے لئے بھی یہی زبان مخصوص ہو گی۔ اُردو تقسیم ہند سے پہلے مسلم قوم کی زبان قرار دے دی گئی تھی۔ اور اب کوئی دوسری زبان اُس کی جگہ نہیں لے سکتی۔ (ا۔پ)

سلامتی کونسل کے ہندوستانی وفد سے شیخ عبداللہ کو نکال دیا گیا!

کشمیر کی وجہ سے دنیا میں ہندوستان کا کوئی دوست نہیں رہا

ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر ڈاکٹر لوہیہ کی کڑی نکتہ چینی

لکھنؤ یکم مارچ:- سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ نے ایک بیان میں حکومت ہندوستان کی خارجہ پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کشمیر کے معاملے میں یو۔ این۔ او کے ذریعہ دنیا بھر میں جو رائے عامہ قائم ہوئی ہے۔ وہ اس قدر واضح طور پر ہندوستان کے خلاف ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ خارجہ پالیسی کا بنظر غائر مطالعہ کرنے پر مجبور ہیں ہندوستانی حکومت اب تک من مانی حکمت عملی پر چلتی رہی ہے۔ وقت آ گیا ہے۔ کہ اب اس طریق کو ترک کیا جائے۔

کشمیر کے معاملے کو یو۔ این۔ او میں لیجانا ہماری بدقسمتی پر دلالت کرتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ بیرونی ترغیب اور مشورہ کے ماتحت یہ اقدام کیا گیا تھا۔ یو۔ این۔ او میں کشمیر کی بحث نے اس حقیقت کو آشکار کر دیا ہے۔ کہ دنیا میں پاکستان کے بہت سے دوست اور ہمنوا ہیں۔ برخلاف اس کے ہندوستان بالکل بے یار و مددگار ہے۔

ایسے حالات کی کہ جن کی وجہ سے ملک بے یار و مددگار رہ گیا۔ اور دنیا بھر میں اس کا کوئی ہمنوا نہیں رہا۔ تمام ذمہ داری وزارت خارجہ پر ہی عائد ہوتی ہے سیاسی دھڑے بندی وغیرہ کی آڑ لینے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ لوگ اس قسم کی بہانہ سازیوں سے (باقی دیکھو صفحہ ۲)

پاکستان پارلیمنٹ میں بجٹ پر عام بحث

سر محمد ظفر اللہ خان کی خدمات کا اعتراف اور شکریہ کا اظہار

کراچی یکم مارچ:- آج پھر پاکستان کی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوا۔ ہفتے کے روز وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے آزاد و خود مختار پاکستان کا جو پہلا بجٹ پیش کیا تھا۔ آج کے اجلاس میں اس پر عام بحث کی گئی۔ صبح کے اجلاس میں حزب مخالف کے پانچ ممبران سمیت کل ۴۴ ممبران حاضر تھے۔ اور سہ پہر کے وقت اجلاس میں صرف ۲۳ اراکین شریک ہوئے سترہ ممبران نے بحث میں حصہ لیا۔ جن میں کانگرس پارٹی کے تین ممبران بھی شامل تھے۔ بحث کا آغاز کانگرس پارٹی کے سیکرٹری راجکمار چکرورتی نے لیا۔ آخری تقریر بلوچستان کے نمائندے سردار بہادر نواب محمد خان نے کی۔ اور یہی ایک تقریر تھی۔ جو اردو میں کی گئی۔ جس کے بعد کل تک کے لئے اجلاس ملتوی ہو گیا۔ آج کے اجلاس میں خان عبدالغفار خان موجود نہ تھے۔

مسٹر راجکمار چکرورتی نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ کی بجٹ والی تقریر کی بہت تعریف کی۔ لیکن نمک۔ تمباکو۔ چھالیہ۔ پوسٹ کارڈ اور مٹی کے تیل وغیرہ پر ٹیکس بڑھانے کی مخالفت کی۔ آپ نے کہا عوام کو بہت تکلیف اٹھانی پڑے گی اچھے بجٹ کی یہی تعریف نہیں۔ کہ اس میں بچت دکھائی گئی ہو یا یہ کہ وہ خسارہ سے پاک ہو۔ بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ عوام کے لئے وہ زیادہ سے زیادہ (باقی صفحہ ۲ پر)

شیخ عبداللہ کو سلامتی کونسل کے وفد سے نکال دیا گیا

گوپال سوامی آئنگر ۴ مارچ کو واپس روانہ ہو جائیں گے!

نئی دہلی یکم مارچ:- انڈین یونین کی وزارت امور خارجہ کی طرف سے ایک بیان مظہر ہے۔ کہ سلامتی کونسل کے ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر ۴ مارچ بروز جمعرات نیویارک کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ شیخ عبداللہ کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ آپ کا کشمیر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے اس لئے وہ مسٹر آئنگر کے ساتھ واپس نہیں جائیں گے۔ ان کی جگہ وزارت خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر گرجا شنکر باجپائی کو بھیجا جا رہا ہے۔ (ا۔پ)

سر ظفر اللہ خان لندن پہنچ گئے

لندن یکم مارچ۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک سے آج لنڈن پہنچ گئے۔ نیویارک سے روانہ ہونے سے قبل آپ نے بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ کشمیر پر بحث شروع ہونے سے پہلے میں واپس پہنچ جاؤں گا۔ نیز آپ نے بحث کے ملتوی ہونے پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور امید ظاہر کی کہ یہ معاملہ تسلی بخش طریق پر طے ہو جائے گا۔

لاس انجیلز میں زلزلہ

لاس انجیلز یکم مارچ:- آج علی الصبح یہاں زلزلے کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ عمارتیں لرز گئیں اور کھڑکیوں کے بعض شیشے ٹوٹ گئے۔ نقصان وغیرہ کی کوئی اطلاع نہیں ملی (رائٹر)

آسام کیبنٹ کے نئے وزیر

شیلانگ یکم مارچ:- معلوم ہوا ہے۔ کہ آسام کی صوبائی کانگرس کمیٹی کے صدر مولانا طیب کو اس ہفتے کے دوران میں آسام کی کابینہ میں شامل کر لیا جائیگا۔ (ا۔پ)

آزاد فوجیں کشمیر کے تیرہ ضلعوں میں سے آٹھ ضلعوں پر قبضہ کر چکی ہیں (سردار ابراہیم)

لاہور یکم مارچ:- حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے آج پنجاب یونیورسٹی کے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ پاکستان کے ہر فرد کو ایک جانباز سپاہی بننا چاہیئے۔ جب کوئی قوم کسی مقدس مقصد کے لئے اپنی جانیں قربان کر دینے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ تو وہ قوم کبھی نہیں مرتی۔ وہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ اگر پاکستان کے باشندے اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کر لیں تو کشمیر پاکستان میں ضرور شامل ہو کر رہے گا۔ اور وہ پاکستان کا نہایت اہم حصہ ہو گا۔ مسلمانوں کے قتل عام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اپنے ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پنجاب کے ہندو اور سکھ راجاؤں نے مہاراجہ ہری سنگھ کے محل میں مشورے کئے۔ جس کے نتیجے میں پٹیالہ کپورتھلہ اور دوسری ریاستوں میں مسلمانوں پر وہ قیامت ٹوٹی جس کی مثال نہیں ملتی۔ کشمیر کے راجہ نے بھی ان کے نقش قدم پر ریاست میں مسلمانوں کو ختم کرنا چاہا لیکن اس کی امیدیں بر نہ آ سکیں۔ اس لئے کہ کشمیر کے باشندے حق اور آزادی کی خاطر لڑنے کے لئے اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے پونچھ اور جموں میں مسلمانوں کو پاکستان چلے جانے پر مجبور کیا گیا۔ اور ڈوگرہ فوج کے ہاتھوں دو لاکھ مسلمان مارے گئے آپ نے تقریر کے آخر میں بتایا کہ ریاست جموں و کشمیر کے تیرہ اضلاع میں سے اس وقت آٹھ ضلعے آزاد فوج کے قبضے میں ہیں۔ اور باقی بھی جلد ہی آزاد کرا لئے جائیں گے۔ کشمیر پاکستان کا ہی ایک حصہ ہے۔ چنانچہ اس کا پاکستان کے ساتھ الحاق نہایت ضروری ہے۔ (ا۔پی۔ آئی)

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل۔ ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

کراچی میں خفیہ ٹکسال کا سراغ

کراچی یکم مارچ۔ پولیس نے یہاں ایک چھوٹی سی ٹکسال کا سراغ لگایا ہے۔ جو ایک دکان میں خفیہ طور پر ابوبکر نامی شخص نے کھولی ہوئی تھی۔ سکے بنانے کی دھات اور دیگر سامان کے علاوہ پولیس نے اٹھنیوں کی ایک بڑی تعداد پر قبضہ کیا ہے۔ اس غیر قانونی خفیہ ٹکسال میں روپے۔ اٹھنیاں اور چونیاں بنائی جاتی تھیں ابوبکر کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ گذشتہ دو مہینے میں وہ پانچسو روپے کی قیمت کے سکے بنائے ہیں پولیس کا خیال ہے۔ کہ اس سے کہیں زیادہ قیمت کے سکے بنائے جا چکے ہیں۔

سردار پٹیل بنارس جا رہے ہیں

بنارس یکم مارچ۔ انڈین یونین کے نائب وزیر اعظم سردار ولبھ بھائی پٹیل ۶ مارچ کو بنارس جا رہے ہیں۔ جہاں آپ بنارس ہندو یونیورسٹی کے جلسہ دھیالیہ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرینگے (ا۔پ)

دنیا بڑی تیزی سے ۲ دو مخالف کیمپوں میں تقسیم ہوتی جا رہی ہے

چیکوسلواکیہ اور فن لینڈ کے واقعات کا بین الاقوامی سیاست پر اثر

لندن یکم مارچ۔ رائٹر کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ آج کل یہ تمام دنیا میں ہر ایک کی توجہ مرکز بنا ہوا ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ میں اچانک کمیونسٹوں کا برسر اقتدار آنا اور روس کا فن لینڈ کو فوجی معاہدے کے لئے مجبور کرنا روس کے مخصوص مقاصد اور عزائم کا پتہ دے رہا ہے۔ گذشتہ کئی مہینوں سے مبصرین یہ محسوس کر رہے تھے۔ کہ روس کے زیر اثر یورپین ممالک میں تمام نظم ونسق پر کمیونسٹ اثر جلد سے جلد غالب آنے والا ہے۔ لیکن چیکوسلواکیہ کے واقعات نے تمام دنیا کو چونکا دیا ہے۔ جس قدر سختی اور سرعت کے ساتھ سیاسی بحران سے کمیونسٹوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ ہر ایک کے لئے حیرت کا باعث ہے۔

پراگ میں نئی حکومت کے برسر اقتدار آنے کے فوراً بعد فن لینڈ پر دباؤ ڈالنا۔ اس عام خیال کی تائید کرتا ہے، کہ روس دیگر بڑی طاقتوں سے تعلقات استوار رکھنے سے زیادہ یورپ میں زیر اثر علاقے کو جلد سے جلد مجتمع کرنے اور مضبوط بنانے کو بہت اہم سمجھتا ہے۔

چیکوسلواکیہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہاں عام انتخابات ہونے والے ہیں چنانچہ کمیونسٹوں نے ان سے پہلے ہی برسر اقتدار آنا اس لئے ضروری سمجھا۔ تا عام انتخابات میں کامیاب ہونے کے لئے زمین پہلے ہی ہموار کر لی جائے۔ لیکن اس خیال کو ماہر مبصرین زیادہ وقعت نہیں دے رہے۔ ان کا خیال یہی ہے۔ کہ روس مغربی ممالک کے بالمقابل اپنی تمام طاقت اور ذرائع کو مجتمع کر رہا ہے۔ جہاں مغربی ممالک اپنے تمام مسائل کو جمہوریت کے اصولوں پر حل کرنے میں کوشاں ہیں۔ وہاں روس اس نظریاتی کشمکش میں جرمنی اور مشرقی یورپ پر اپنے پاؤں جمانے کی فکر میں ہے۔

پرجا منڈل کانفرنس پر مسلح سکھوں کا حملہ

پٹیالہ ۲۹ فروری:۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی اطلاع ہے۔ کہ دار الحکومت پٹیالہ میں جب کہ پرجا منڈل کانفرنس کا اجلاس زوروں پر تھا بعض تقریروں سے مشتعل ہو کر سکھوں کی ایک بڑی تعداد نے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ایک جلوس کی صورت میں کانفرنس کو درہم برہم کرنے کی نیت سے پنڈال کی طرف مارچ کر دیا۔ خوش قسمتی سے پولیس کی بروقت آمد نے بگڑتے ہوئے حالات پر قابو پا لیا۔ فتنہ کو روکنے کے لئے مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ (ا۔پ)

ہند کے مسودہ دستور کا ہندی ترجمہ

نئی دہلی یکم مارچ۔ ہندی میں ترجمہ کرنے والی کمیٹی جو ہند کی دستور ساز اسمبلی کے صدر نے مقرر کی ہے۔ ہندوستان کے مسودہ دستور کا ہندی میں سرکاری ترجمہ کرنے میں مصروف ہو گئی ہے۔ ہندی کمیٹی میں جی ایس گپتا سی پی اسمبلی کا سپیکر۔ پروفیسر رگھو ویرا ناگپور یونیورسٹی اور برہمچرا یادھیہ۔ ہندی سکالر شامل ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ قریب مستقبل میں ہندی ترجمہ تیار ہو کر صدر اسمبلی کے پیش کر دیا جائیگا۔ اور کسی وقت مارچ میں تمام ہند میں شائع ہو جائے گا (اے۔ پی۔ آئی)

پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس از صفحہ اول

فائدہ مند ہو۔ بجٹ میں وعدے بہت کئے گئے ہیں لیکن انکے پورا ہونیکے امکانات بہت کم ہیں۔ بکری ٹیکس اور ٹیکس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے مرکزی حکومت پر الزام لگایا کہ وُہ صوبوں کے حق میں دست درازی سے کام لے رہی ہے۔ ملک فیروز خاں نون نے حکومت پاکستان کی کپاس کی پالیسی پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا۔ کہ اس کے متعلق غیر معین پالیسی مغربی پاکستان کے کسانوں کیلئے تباہی کا موجب ثابت ہو رہی ہے۔ کپاس اور تمباکو پر ٹیکس بڑھا دئے گئے ہیں۔ جس کا بوجھ بالآخر کسان کو ہی برداشت کرنا پڑیگا۔ آپ نے کپاس تیل والے بیج اشیاء خوراک اور مشینری کے پرزوں پر ۴سے کنٹرول ہٹانے پر زور دیا۔ مالیانے اور آبیانے کیلئے ایک مرکزی مشینری کے قیام کی تجویز پیش کی اور پرائمری تعلیم کے متعلق بھی مرکزی نظام کے ماتحت یکساں پالیسی کی حمایت کی۔ کپاس پر دوبارہ روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ کپاس پر لاکھوں انسانوں کی روزی کا دارومدار ہے۔ ہماری غیر معین اور غیر یقینی پالیسی کیوجہ سے بمبئی کے کپڑا تیار کرنے والے کارخانے دار بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں آپنے صوبائی تعصب سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔ اور عوام کو قربانی سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔ عبد المنین چوہدری نے (مشرقی بنگال) نے دفاع پر زور دیتے ہوئے کہا پاکستان کا تمام دارومدار دفاع پر ہی ہے۔ افواج کو قومی بنانے کے سلسلے میں جو اقدامات کئے جا رہے ہیں انکی آپنے تعریف کی۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ ملٹری افسروں کی بھرتی میں مشرقی بنگال کا خاص خیال رکھا جائے۔ چٹاگانگ کی بندرگاہ کو جلد سے جلد ترقی دینے اور وسیع کرنے کا انتظام کیا جائے۔ انہوں نے سلامتی کونسل کے وفد کا بھی ذکر کیا۔ اور آزاد پاکستان کی پارلیمنٹ میں پاکستان وفد کا یہ پہلا تذکرہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے سر محمد ظفر اللہ خاں کو جو اس وقت سلامتی کونسل میں پاکستان کی قیادت فرما رہے ہیں۔ عظیم ترین شخصیت قرار دیتے ہوئے کہا۔ آپکی اعلیٰ قابلیت اور مہارت پاکستان کے لئے بہت زیادہ مفید ثابت ہوئی ہے۔ خدا اُن کو اپنے مشن میں کامیاب کرے۔ فلسطین کے معاملہ میں بھی انکی بدولت پاکستان کو بہت سربلندی نصیب ہوئی ہے۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

حیفہ کے قریب برطانوی سپاہیوں کی گاڑی اُڑا دی گئی

یہودی دہشت پسندوں کی سرگرمیاں

یروشلم یکم مارچ:۔ یہودی دہشت پسندوں کے ایک گروہ نے ۲۶ برطانوی سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ یہ برطانوی سپاہی رخصت کے ایام گذارنے کے بعد "مصر حیفہ" ریل میں واپس یروشلم آ رہے تھے تل ابیب سے جنوب مشرق کی جانب ۲۵ میل کے فاصلے پر ایک یہودی شہر کے پاس اس گاڑی کے تین ڈبوں کو سرنگوں سے اُڑا دیا گیا۔ ۲۶ سپاہی ہلاک اور پچاس زخمی ہوئے۔ زخمی ہونے والوں میں بعض اس قدر شدید طور پر مجروح ہوئے ہیں۔ کہ ان کے بچنے کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ یہودی اخباروں میں اس واقعہ کا بڑے فخر سے ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ بنی یہودہ بازار کی تباہی کے جواب میں ٹرین کو اُڑایا گیا ہے۔ فوجی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ایک اعلان میں عربوں اور یہودیوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ دہشت پسند حرکات سے باز نہ آئے۔ تو پھر فوج ان کے خلاف ایسے تباہ کن ہتھیار استعمال کرنے پر مجبور ہو گی۔ جو ہر دو کی پہنچ سے باہر ہیں۔ (رائٹر)

بقیہ از صفحہ اوّل

کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ مسٹر لوہیہ نے فلسطین کے بارے میں حکومت ہند کی پالیسی پر بھی نکتہ چینی کی۔ اور کہا۔ یو۔ این۔ او میں مسئلہ فلسطین کے بارے میں ہندوستان کا رویہ بالکل بے معنی تھا۔ اگر ہندوستان چاہتا۔ تو اس معاملے میں باقی سب کی رہنمائی کر سکتا تھا۔ اسی طرح نیپال۔ لنکا۔ برما سیام انڈونیشیا ویٹ نام اور جاپان وغیرہ کی حمایت میں مطالبہ کر سکتا تھا۔ کہ انہیں بھی یو۔ این اومیں شامل کیا جائے۔ اگر ان ممالک کو بھی یو۔ این۔ او میں شامل کرا دیا جاتا۔ یا ان کی حمایت میں آواز اُٹھائی جاتی۔ تو آج ہندوستان اس طرح اکیلا نہ ہوتا جس طرح کہ آج وُہ بے یار و مددگار رہ ہے (اپ)

سیلائی لائن کو شدید خطرہ

نانکن ۲۹ فروری۔ اعلان کیا گیا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک نے تازہ دم فوج شمال مشرقی مانچوریا میں بھیج دی ہے۔ جہاں سیلائی کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

"اسلامی دُنیا کی مایۂ ناز شخصیت"

حُسن اخلاق کے بہترین مظاہرے پر مصری اخبار نویس ورطۂ حیرت میں

ڈاکٹر محمد دین تاثیر جو پاکستان کے وفد کے ہمراہ لیک سیکسس بھی گئے تھے۔ اسلامی کونسل میں کشمیر پر بحث کے متعلق اپنے مشاہدات وتاثرات بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

اسلامی ممالک میں پاکستان کا نام بہت سربلند ہے فلسطین کے مسئلہ پر پاکستان کے نمائندہ سر ظفر اللہ خاں نے مجلس اقوام میں جو کام کیا۔ اُسکی بدولت ہمیں عرب ممالک میں بڑے بھائی کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ مجھے حیرت ہوئی کہ وہاں کے لوگ کشمیر کے مسئلے کو اپنا مسئلہ سمجھتے ہیں نیویارک میں ایک مصری اخبار نویس کی گرم دلی کا تو یہ حال تھا۔ کہ جب سر ظفر اللہ نے ایک دو تقریروں میں شیخ عبد اللہ کا نام رسمی ادب و آداب سے لیا۔ تو وُہ مجھ سے کہنے لگا۔ کہ تاثیر صاحب! سر ظفر اللہ بہت بڑے آدمی ہیں۔ اسلامی دُنیا کیلئے مایۂ ناز ہیں مجلس اقوام کے طور طریقوں سے ماہر ہیں۔ مگر گستاخی معاف آپ اُن سے کہئے۔ کہ وُہ شیخ عبد اللہ کا یا تو نام نہ لیں۔ اور یا انہیں واضح طور پر غدار کہیں۔ میں نے جب سر ظفر اللہ خاں کو پیغام دیا۔ تو وُہ کہنے لگے۔ بھائی غدار کہنے سے بہتر یہ ہے۔ کہ غدار ثابت کیا جائے۔ ہم کیوں زبان خراب کریں۔ لوگ خود انہیں غدار کہیں گے۔ اور سر ظفر اللہ کی تقریروں میں سب سے بڑی بات یہ تھی۔ کہ وُہ بڑے میٹھے سبھاؤ سے شیریں کلامی سے کام لیتے تھے بڑی معقولیت اور صلح پسندی سے بات کرتے تھے اور میرے سامنے سلامتی کونسل کے قریباً ہر رکن نے انکی جادو بیانی اور میانہ روی کی تعریف کی۔

روزنامہ الفضل لاہور

۲ مارچ ۱۹۴۸ء

صلح و آشتی

دہلی کے ہفتہ وار اخبار ریاست نے ایک اداریہ نوٹ زیر عنوان "سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات خوشگوار بنانے چاہئیں" میں فرمایا ہے۔

"سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات کو زیادہ خوشگوار بنانے کے لئے قادیان کی احمدی جماعت نے بہت کوشش کی۔ اور انہوں نے بہت کافی لٹریچر شائع کیا۔ جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان برادرانہ تعلقات پیدا کر سکتا تھا۔ مگر قادیان سے یہ احمدی بھی سیاسی برچھا گردی کا شکار رہے اور اب ان میں بہت کم لوگ ایسے ہونگے جو سکھوں کے دشمن نہ ہوں۔"

جہاں تک مدیر ریاست نے احمدیوں کی ناچیز کوششوں کا ذکر فرمایا۔ ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانئے جماعت احمدیہ نے اسلام کے اصولوں کے مطابق احمدیوں کو یہی تعلیم دی ہے۔ کہ وہ ہر قوم کے بزرگوں کا احترام کریں۔ کیونکہ مذہب کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ساتھ ساتھ انسانوں کے باہمی تعلقات خوشگوار بنائے۔ اور دنیا میں امن صلح اور آشتی کو قائم کرے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے جو آخری پیغام ہندوستان کے مختلف مذاہب کے لوگوں کو دیا تھا۔ اور جو پیغام صلح کے نام سے موسوم ہے۔ اور جو ایک جلسہ عام میں پڑھ کر سنایا گیا تھا اس میں وہ بنیادی اصول بتائے ہیں۔ جن پر عمل کر کے ہندوستان کے مختلف فرقے باہمی اختلافات کو بہت کم کر سکتے ہیں۔ اور اس ملک میں صلح کے ساتھ آرام سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ ان بنیادی اصولوں میں سے سب سے زیادہ اہم اصول وہی ہے۔ جس کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ یعنی ہندو مسلمان سکھ پارسی عیسائی یہ سب ارادہ کر لیں کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کو بجائے برا کہنے کے ان کو نیک مان لیں۔ اور ان کی عزت کریں۔ چنانچہ آپ نے ہمیشہ اس اصول پر خود بھی عمل کیا۔ اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس اصول پر سختی سے پابند رہنے کی ہدایت فرمائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ آپ ایک بھی احمدی نہیں دیکھیں گے کہ وہ کبھی اگر حضرت کرشن علیہ السلام یا گورو نانک علیہ الرحمۃ کا ذکر خیر کرے تو عزت سے نہ کرے۔ ہم نے نہ صرف گورو نانک دیو علیہ الرحمۃ کو ہی اللہ تعالیٰ کا سچا بندہ مان لیا بلکہ حضرت کرشن رامچندرجی بدھ کنفیوشس زرتشت علیہم السلام کو بھی خدا کے سچے بندے تسلیم کر لیا۔ پھر یہ نہیں کہ ہم نے محض دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ایسا کیا ہو۔ بلکہ ہم نے اپنے اس اعتقاد کے لئے قرآن کریم سے دلائل پیش کئے۔ اور اس اعتقاد کی بنیاد حقیقت پر رکھی۔ آج ہر احمدی کا یہ پختہ اعتقاد ہے۔ کہ تمام بزرگ جن کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ از روئے اسلام خدا تعالیٰ کے سچے بندے تھے۔ جنہوں نے وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (کوئی امت نہیں۔ جس میں ہم نے ڈرانے والا نہ بھیجا ہو) کے مطابق اپنی اپنی قوم کی اپنے اپنے وقت میں راہنمائی کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعتقاد کی بناء ایک نہایت اعلیٰ عقلی دلیل پر بھی قائم کی۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ان بزرگوں کو اتنے ماننے والے ہوں۔ اور صدیوں سے مانتے چلے آئے ہوں۔ اور وہ سچے نہ ہوں۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک جھوٹا انسان اتنے لوگوں کو اتنے عرصہ تک دھوکہ دے سکے اور اپنی اس نیکی کا یہ دور اصل اس میں نہ ہو قائل کر سکے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کوئی ہوشیار اور چالاک انسان اپنی حقیقی بدی پر پردہ ڈال کر لوگوں سے اپنا نیک ہونا تسلیم کروا لے۔ لیکن کاٹھ کی ہنڈیا صرف ایک بار ہی آگ پر چڑھائی جا سکتی ہے بار بار نہیں چڑھائی جا سکتی۔ اگر یہ بزرگ حقیقتاً نیک نہ ہوتے۔ حقیقتاً بنی نوع انسان کے خیر خواہ نہ ہوتے حقیقتاً اللہ کے بندے نہ ہوتے۔ تو آج ان کا کوئی بھی نام لیوا موجود نہ ہوتا۔ بلکہ نعوذ باللہ ان پر لعنتیں برسائی جاتیں۔

یہ عقلی دلیل بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پاک کی تعلیم ہی سے لی۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی (اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے بندے ضرور آخر میں کامیاب ہونگے)۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کے مطابق احمدیوں نے ہر قوم کے پیشوا ہر قوم کے بزرگ کی نہ صرف عزت کی۔ بلکہ ان کی خوبیاں تحریر اور تقریر کے ذریعہ نمایاں کیں اور کثرت سے ایسا لٹریچر شائع کیا۔ جس سے نہ صرف سکھوں اور مسلمانوں میں رشتہ اتحاد قائم ہوتا تھا۔ بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں بھی محبت اور صلح کی بنیاد مضبوط ہوتی تھی۔ ہم نے جو مبلغ ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلائے۔ انہوں نے خود ہندوؤں اور سکھوں کے زیر اہتمام منعقدہ جلسوں میں امن اور صلح کے قیام کے لئے تقریریں کیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کی مذہبی کتابوں سے حوالے پیش کر کے دکھایا کہ از روئے اسلام بھی یہ لوگ خدا کے بندے تھے۔ اور ان کی تعلیم بھی وہی تھی جو قرآن پاک کی تعلیم ہے۔

یہ سب کچھ ہم نے اس لئے کیا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں اور سکھوں اور دوسرے مذاہب والوں کی آپس کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے وہ ذرا ذرا سے ظاہری اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہماری ان کوششوں کا اثر ہوا۔ اور کافی اثر ہوا۔ ہندوؤں نے خود جلسے کرا کر ہمارے مبلغوں سے تقریریں کروائیں۔ اور ان کو بڑے ذوق و شوق سے سنا۔ اور بے حد تعریف کی۔ لیکن ہم اس پر فخر نہیں کرتے۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے کیا اپنے اعتقاد کی بناء پر کیا۔ اپنا فرض سمجھ کر کیا۔ کسی پر احسان کے خیال سے نہیں کیا۔

آج جو ہندوستان میں فتنہ و فساد کی قیامت برپا ہو رہی ہے۔ بے شک اس نے ہماری جدوجہد کو روک دیا ہے۔ لیکن ہم پھر بھی بددل نہیں ہوئے۔ بے شک ہم پر ناواجب ظلم کیا گیا ہے۔ لیکن ہم نے اس ظلم کی وجہ سے اپنے دلوں میں کینہ کی پرورش نہیں کی۔ جب تقسیم کا اعلان ہوا ہم نے الفضل کے ذریعہ اور دوسرے طریقوں سے صاف صاف اعلان کر دیا تھا کہ جس حکومت میں ہم رہیں گے اس کے وفادار ہو کر رہیں گے خواہ پاکستان کی حکومت ہو یا انڈین یونین کی حکومت کیونکہ یہ ہمارا مذہبی اعتقاد ہے ہمیں پورا پورا یقین تھا۔ اور ہے کہ ہماری صلح جویانہ روش دونوں نو آبادیوں میں رشتہ اتحاد و صلح محکم اور مضبوط کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔ لیکن افسوس ہے کہ انڈین یونین نے ہماری اور ہمارے نیک ارادوں کی جس کے لئے ہمارے عملی ثبوت ہماری گذشتہ تاریخ میں موجود تھے کوئی قدر نہ کی۔ اور جو فرض ہماری حفاظت کا اس پر عائد ہوتا تھا نہ صرف یہ کہ اس کو ادا ہی نہیں کیا۔ بلکہ ہمارے بار بار توجہ دلانے پر بھی نہ صرف یہ کہ کوئی تدارک ہی نہ کیا۔ بلکہ اس ظلم و ستم سے بھی انکار کر دیا۔ جو ہم پر کیا گیا۔ مشرقی پنجاب میں دہلی اور دوسری جگہوں میں بلکہ خود قادیان میں احمدی بھی نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے۔ حکومت کے بڑے بڑے ذمہ دار افسروں نے قادیان جا جا کر خود اپنی آنکھوں سے سب حال دیکھا لیکن افسوس ہے کہ انڈین حکومت نے اپنی مصلحت اسی میں سمجھی۔ کہ یا تو بالکل چپ سادھ لی جائے۔ اور یا پوچھا جائے۔ تو حقیقت حال سے صاف انکار کر دیا جائے۔ ہمیں سکھوں کی برچھا گردی پر اتنا افسوس نہیں ہے۔ جتنا کہ انڈین یونین کی اس روش پر ہے۔ جو کسی بھی منصف مزاج اور عدل پسند حکومت کے لئے زیبا نہیں۔

لیکن اس کے باوجود خدا گواہ ہے۔ کہ ہم کو نہ سکھوں نہ ہندوؤں اور نہ انڈین یونین کے خلاف کوئی کینہ ہے۔ اگرچہ انصافاً ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان خاص سکھوں اور ان خاص ہندوؤں کی حکومت باز پرس کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر حکومت کا نظام نہیں رہ سکتا۔ جن خاص سکھوں یا جن خاص ہندوؤں نے ہم پر ناحق ظلم و ستم کیا۔ لیکن ہم ان کی بجائے دوسرے سکھوں یا دوسرے ہندوؤں کو ہرگز مورد الزام نہیں ٹھہراتے۔ ہمارا مذہب ہمارا اخلاق ہماری انسانیت ہرگز اس کو جائز نہیں ٹھہراتی۔ کہ زید کی بد کرداری کا بدلہ بکر سے لیا جائے۔ جہاں مشرقی پنجاب میں ہم پر سکھ اور ہندو ظلم کر رہے تھے۔ وہاں خود قادیان میں اور دوسری جگہوں میں ہم سکھوں اور ہندوؤں کو امان دے رہے تھے۔ اور احمدیہ جماعت کے اکثر افراد نے اپنی جان پر کھیل کھیل کر ایسے کئی ہندو اور سکھ بے گناہ مظلوموں کی جان اور مال کی حفاظت کی۔ بے شک بعض دوسرے مسلمانوں نے بھی ایسے سکھوں اور ہندوؤں کی جان بچائی ہے۔ اور بعض ہندوؤں اور سکھوں نے بھی بعض مسلمانوں کی جان بچائی ہے۔ لیکن احمدیہ جماعت کے افراد نے جو کچھ کیا۔ وہ اجتماعی اور اصولی طور پر کیا۔ نہ کہ کسی عارضی اور فوری جذبہ کے ماتحت۔ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اپنا فرض سمجھ کر ایسا کیا۔ اور انشاء اللہ ہمیشہ ایسا ہی کریں گے۔

اس لئے مدیر ریاست نے جو یہ کہا ہے کہ سکھوں نے احمدیوں کو بھی اپنا دشمن بنا لیا ہے قطعاً غلط ہے۔ ہم کسی بھی انسان کے دشمن نہیں ہیں۔ گو ہم غلط اصولوں غلط سیاست غلط طور و طریق کے بیشک دشمن ہیں۔ لیکن کسی انسان کسی حکومت کسی ادارہ کے قطعاً دشمن نہیں۔ ہم بے شک انڈین یونین کی بعض باتوں پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ لیکن ہم جو کچھ بھی اس باب میں کرتے ہیں نیک نیتی سے کرتے ہیں۔ اس کو اپنی غلطیوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے کرتے ہیں۔ اس کو عدل و انصاف کیطرف راجع کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان اور انڈین یونین کے درمیان بجائے دشمنی کے رفاقت اور محبت کی روح پرورش پائے۔ تاکہ یہ عظیم الشان دونوں ملک بجائے خانہ جنگی کے کندھے سے کندھا جوڑ کر شاہراہ آزادی پر گامزن ہوں۔

۳۱ مارچ ۱۹۴۸ء

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کا ہر مجاہد ہر ممکن کوشش کرے۔ کہ اس کا دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ ۳۱ مارچ کی شام تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ اس اقدام سے سابقون الاولون کی صف اول میں آ جاتا ہے۔ وکیل المال تحریک جدید

کیا آپ کو علم ہے

کہ یتیموں مسکینوں اور بیوگان کی امداد کا ادارہ دار الشیوخ آجکل پہلے سے زیادہ آپ کی امداد کا مستحق ہے۔ آپ ان کی ہر ممکن امداد فرمائیں۔ مہربانی فرما کر اپنی امدادی رقوم مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

امانت دار الشیوخ۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور۔

خاکسار:۔ عبدالمنان عمر سیکرٹری دار الشیوخ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

کامیابی کے چھ گُر

توجہ۔ محنت۔ قناعت۔ استقامت۔ صحبت صالح۔ صداقت

از مکرم خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب احمدی آف بمبئی مقیم قادیان مشرقی پنجاب

ہماری ترقی کا راز فرقان حمید میں غور و فکر کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی وابستہ ہے۔ کیونکہ خداوند علیم و حکیم نے اس میں ہمارے لئے ہر قسم کی ضروریات مہیا کر دی ہیں۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

حضور اقدس کی کتب اس صداقت کا بین ثبوت ہیں۔ جو بھی ان کو سوچ سمجھ کر محبت کے ساتھ پڑھے گا تو نہ صرف یہ اس کی علمی ترقی کا ہی موجب ہونگی۔ بلکہ ان پر عمل پیرا ہونا اس کو دین و دنیا میں کامیاب کرے گا۔ مشتے نمونہ از خروارے اس مختصر مضمون میں ان معارف عالیہ کی روشنی میں کامیابی کے مذکورہ چھ گر بیان کرتا ہوں جن کے متعلق خدا کے فضل و کرم سے میرا اسی سال کا تجربہ ہے۔

گو بیان کرنے سے قبل یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ ان کا منبع سورۃ مؤمنوں کی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بیان فرمودہ وہ تفسیر لطیف ہے۔ جس میں مدارج سلوک روحانیہ اور جسمانیہ کی تشریح ہے۔ اس بے نظیر تفسیر کو قرآن پاک کے شروع ہی پر عرض کرنے سے وہ شاندار کامیابی کے گر آسانی سے ذہن میں آسکتے ہیں۔ چنانچہ خشوع فی الصلوٰۃ ایمان بالغیب پر کامل توجہ ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جس کو ہم نطفہ یا بیج سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اعراض عن اللغو اقامت الصلوٰۃ کی محنت شاقہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ جس کو علقہ یا ہل جوت کر بیج ڈالنا کہا جا سکتا ہے۔ اور فعل الزکوٰۃ ممّا رزقناھم ینفقون۔ پر قناعت کرنے سے ہی ممکن ہے۔ جو یقیناً مضغہ یا زمین میں پانی پہنچنے کے مترادف ہے اور حفظ الفروج یومنون بما انزل الیک پر پوری استقامت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ جس کو عظاماً یا بیج کا زمین سے تعلق پکڑ لینا کہہ سکتے ہیں۔ اور رعایت اللعہد والامانۃ کرنا وما انزل من قبلک سے یعنی صحبت صالح کی پاک مجالس میں بیٹھنے سے ہو سکتا ہے۔ اور اس کو فکسونا عظاماً لحماً یا بیج کا جڑ پکڑ لینا کہہ سکتے ہیں۔ اور محافظت علی الصلوٰۃ بالآخرۃ ھم یوقنون پر صدق دل (صداقت) سے قائم ہونے سے ہی ہوتی ہے جس کو خلقاً آخر پودا کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔

اب علم دوست حضرات سے درخواست کرونگا۔ کہ مذکورہ اجمال سے لطف اندوز ہونے کے لئے قد افلح المومنون الخ کی براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تفسیر اور کشتی نوح میں اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کو سورہ بقرہ میں قبول ہونے کے اشارہ کو پڑھ کر ہی اپنے اپنے ذوق کے مطابق سمجھیں۔ مگر باقی احباب کے لئے یہاں اختصار کے ساتھ اس کی تشریح کئے دیتا ہوں۔

ہر شخص کو سورہ فاتحہ میں صراط مستقیم کی دعا کی تلقین ہے۔ خواہ اس نے ابھی کام شروع ہی کیا ہو۔ خواہ کامیاب ہو چکا ہو۔ ابتدا کرنے والے کے مدنظر کامیابی اور کامیاب کے مزید ترقیات ہونگی۔ اگلی ہی سورۃ میں اس رحیم و کریم نے ھدی للمتقین پاکیزہ الفاظ میں قبول فرما کر متقی کی صفات عالیہ بیان کر دیں۔ اور فیصلہ دے دیا۔ کہ یہی فلاح پانے والے ہونگے۔ پھر جب عملی مزاولت سے صفات کا ظہور شروع ہو جائے۔ تو متقی مومن بن جاتا ہے۔ یعنی اس کو خدا کی امان حاصل ہو جاتی ہے۔ اور محفوظ و مامون ہو جاتا ہے۔ اور اس پر کسی قسم کا غم و حزن نہیں رہتا اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے جیسا کہ سورۃ مومنوں کے شروع میں فرماتا ہے۔ قد افلح المومنون۔ کہ جن کو ہم نے کہا تھا کہ یہ متقی فلاح پانے والے ہوں گے وہ فلاح پا گئے۔ یعنی اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ کیونکہ ہماری ہدایت کے مطابق انہوں نے قدم مارا اور پورے طور پر عمل پیرا ہوئے۔

ہر کام میں کامیابی کا راز انہی مذکورہ چھ حقائق میں مضمر ہے۔ اول یہ کہ انسان اپنے خیالات کو منتشر ہونے سے بچائے۔ پورے طور پر منہمک ہو جائے۔ اور اس کے نشیب و فراز کا خوب خیال رکھے۔ اس کو توجہ کہتے ہیں۔ اور توجہ کا قائم ہو جانا کام کا عمدگی سے آغاز کر دیتا ہے دوم کام وقت کی پابندی اور مناسب وقت پر کیا جائے اور اس کی ضروریات مہیا کرنے میں بھی مناسب وقت خرچ کرے۔ اور اشیاء مناسب عمدہ اور چھان بین کرکے خریدے۔ ان سب باتوں کے واسطے محنت کی ضرورت ہے۔ اور محنت سے کچھ کام جم جاتا ہے سوم۔ جو کچھ اس میں نفع ہو اس کے مطابق ہی خرچ رکھے۔ (ذاتی بھی اور ملازمین کا بھی) ذات باری پر توقع اور امید کامل رکھے۔ اور اگر کوئی نقص نظر آوے تو اس کو فوراً دور کرے۔ اس کو قناعت کہتے ہیں۔ اور قناعت خدا کے فضلوں کو جذب کرکے آمدنی بڑھا دیتی ہے۔

چہارم۔ حرص کو پاس نہ آنے دینا یعنی کسی دوسرے کو کام میں کامیاب دیکھ کر اسی کو کرنے لگ جانا اور اپنے کام میں توجہ کم دینا) اور تواتر کے ساتھ تندہی سے کام جاری رکھنا اور کسی حالت میں بھی ہمت نہ ہارنا استقامت کہلاتا ہے۔ اور استقامت کام کی جڑیں مضبوط کر دیتی ہے۔

پنجم کامیاب اور اچھے کاروباری لوگوں سے ملنا ان کی باتیں سننا اور غور و فکر کرکے جو اپنے لئے مفید معلوم ہوں ان پر عمل پیرا ہونا نیز اپنی مشکلیں بیان کرکے ان سے مشورہ لینا بہت مفید نتائج پیدا کرتا ہے۔ اس کو صحبت صالح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور اس طریق سے کام میں ایک شکل و صورت پیدا ہو جاتی ہے ششم۔ سب سے ایک دام لینا چیز عمدہ اور پاکیزہ دینا جو چیز خود کو ناپسند ہو وہ دوسرے کو بھی نہ دینا اگر غلطی سے کوئی چیز مہنگی خرید ہو جائے۔ تو علم ہونے پر مہنگی نہ بیچنا۔ خراب یا چرا یا پڑا مال نہ خریدنا اگر خرید بتانے کی ضرورت ہو تو صحیح بتانا (اول تو بتانے کی ضرورت ہی نہیں) وقت اور موسم پر چیز کا خرید لینا۔ اپنی چیز کو دوسرے دکاندار سے بڑھا کر نہ بتانا (اگر نہ پوچھی) جو آپ پر اعتبار کرے۔ اس کو تسلی بخش مال دینا وغیرہ صداقت میں داخل ہے۔ اور اس سے کام کی صرف اچھی اور خوبصورت شکل ہی پیدا نہیں ہو جاتی۔ بلکہ کاروبار کی نشوونما کا کام دیتی ہے۔ اور کام ترقی پر ترقی کرتا ہے ہاں مومن کا ایک فرض منصبی ہے۔ جس کو اسے ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے۔ وہ یہ کہ ہر کام کی ابتداء اور اس کی نگرانی دعا سے کرتا رہے۔ اور صبر کو ہر وقت پیش نظر رکھے۔ دعا اور صبر دونوں کام میں جلدی پیدا کرینگی۔ اور اس سے اطمینان قلب نصیب ہوگا۔ اور ہر حال میں انسان کو راضی بقضا رہنے کی توفیق ملے گی۔ اور یہی ترقی کا راز ہے۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائے۔

عزمِ مجاہد

عزمی شاہجہانپوری

قادیاں کی خاص بستی اے مقدس سرزمیں
میرے دل پر جو گزرتی ہے تجھے معلوم ہے؟

یاد میں تیری بہت ایسے بھی لمحے آئے ہیں
یہ مشیت کا اشارہ تھا کہ تجھ کو چھوڑ کر

آؤنگا اک بار پھر تیری فضا میں آؤں گا
آؤنگا تیری مساجد کو بسانے کے لئے

مسلم خوددار ہوں عزم و عمل رکھتا ہوں میں
اے مقدس سرزمیں اے رشک فردوس بریں

ہر نفس تیرے لئے بے چین ہے مغموم ہے
روتے روتے میں نے اکثر اشک خوں برسائے ہیں

آگیا ہوں غیرتِ فردوس سے مونہہ موڑ کر
جلوہ گاہِ پرتوِ نورِ خدا میں آؤنگا

بارگاہِ ایزدی میں سر جھکانے کے لئے
یاد رکھ جوشِ شجاعت سے بھرا دل رکھتا ہوں میں

مشکلیں میری کنیزیں حادثے میرے غلام
تیری خاطر میں بدل ڈالونگا نظم صبح و شام

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ
محمود آباد میں

(مرتبہ خورشید احمد صاحب ربوپورٹر روزنامہ الفضل)

محمود آباد ۲۵ ماہ تبلیغ۔ آج صبح دس بجے سے ۱/۲ ۱ بجے دوپہر تک سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتر محمود آباد سٹیٹ کے حسابات ملاحظہ فرمائے۔ اس دوران میں حضور نے شیخ ارشد علی صاحب وکیل سے بھی ملاقات فرمائی۔ اور ان سے مقدمہ محمود آباد کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ عصر کے بعد بذریعہ کار حضور محمود آباد کی فصل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی پر حضور نے اس ٹریکٹر کو چلوا کر دیکھا۔ جو کاشت کے لئے حال ہی میں منگوایا گیا ہے۔

۲۶ ماہ تبلیغ۔ آج صبح حضور پھر بذریعہ کار سٹیٹ کی فصل دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر متعلقہ کارکنوں کی میٹنگ میں شمولیت فرمائی۔ اور مفصل ہدایات دیں۔ میٹنگ میں مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب مینیجر محمود آباد سٹیٹ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب لوکل ایجنٹ، شیخ نورالحق صاحب انچارج ایم۔ این سنڈیکیٹ اور چوہدری عبدالرحمٰن صاحب اکونٹنٹ شامل ہوئے۔

تمام واقفین کا اجلاس عام

مورخہ ۳ ہجرت بروز بدھ تمام واقفین کا مجموعی اجلاس رتن باغ لاہور میں ٹھیک پانچ بجے شام ہوگا۔ اس اجلاس میں دو نمائندگان برائے مجلس مشاورت کا انتخاب ہوگا۔ نیز واقفین کے متعلق بعض متفرق امور پیش ہونگے۔ تمام واقفین اس ضروری اجلاس میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ نائب وکیل الدیوان تحریک جدید

فوری ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں فوری طور پر ایک کارکن اور ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا گریڈ صدر انجمن احمدیہ کے مطابق دیا جائے گا۔ کارکن محنتی اور دیانتدار ہونے کے علاوہ خوشخط ہو۔ مددگار کارکن سائیکل چلانا جانتا ہو۔ خواہشمند اپنی درخواستیں لے کر ذاتی طور پر خاکسار سے ملیں محتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۳ میکلوڈ روڈ لاہور

درخواست دُعا

میری والدہ کئی ماہ سے علیل ہیں۔ غذا ہضم نہیں ہوتی اور قے کے ساتھ باہر نکل آتی ہے۔ چند دنوں سے تکلیف میں شدت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار سید محمود احمد اختر واقف زندگی

ہمارا قادیان

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

مذکورہ بالا عنوان سے محترم مرزا ظفر احمد صاحب کے مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کی قادیان کا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ چونکہ اس عہد خوشتر میں خاکسار کو بھی کچھ عرصہ خوش نصیبی سے سعادت رہائش سے بہرہ ور ہونے کا موقعہ ملا ہے۔ اس لئے اس وقت کے کچھ حالات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس اعتراف کے ساتھ کہ اس کے لئے موزوں مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ایسے بزرگ ہی ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ افراد کم تھے۔ مگر ان کے لئے بھی مکان نہیں ملتے تھے۔ حضور انور نے اپنے ہی مکان میں جو کچھ زیادہ وسیع نہیں تھا۔ کئی احباب کو جگہ دے رکھی تھی۔ حکیم الامتہ مولانا نور الدین صاحب رضؓ مولانا عبد الکریم صاحب رضؓ مع اہل عیال ایک ایک کمرہ میں گذارہ کر رہے تھے۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے مجھے بتایا کہ مجھے برآمدہ کی ایک جانب مل گئی۔ تو خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ حوائج ضروریہ کے لئے کوئی الگ جگہ نہ ملتی۔ خود ہی کوئی انتظام کرنا پڑتا۔ مرد باہر جاتے تو مخالفین گالیاں بکتے۔ ایک بار کا ذکر ہے۔ کہ مولوی قطب الدین صاحب جو طبیب حاذق۔ واعظ خوش بیان۔ تاریخ اسلامی کے ماہر ہیں۔ ان کی جھولی میں ان کا پاخانہ ڈالدیا گیا کہ اسے ہماری زمین سے اٹھا لے جاؤ۔ سید احمد نور صاحب اپنے مکان کی لپائی کے لئے مٹی ڈھاب سے لینے لگے۔ تو سکھ حملہ آور ہوئے وہ افغانی تھے۔ مقابلہ کر سکتے تھے۔ مگر چپ چاپ چلے آئے۔ اول تو کمیں تھے ہی کم اور جو تھے کیا سقے کیا دھوبی کیا حجام وہ احمدیوں کے کام نہیں کرتے تھے۔ نہ صفائی کرنے والے چوہڑے کہا مانتے۔ لہٰذا سب کام عموماً خود ہی سرانجام دیتے دوکان ایک ہی تھی پھر دو ہوئیں۔ سڑا اباد ہی دودھ چائے کی پتی آج کل تو کئی ریسٹورینٹ کھلے ہوئے ہیں۔ اس وقت اس کا رواج ہی نہ تھا اور مہمانوں کے لئے امرتسر لاہور سے لائی جاتی۔ گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کے لئے مسجد اقصیٰ کے کنوئیں کی طرف دوڑتے۔ یہ مرہا پانی ہے (حالانکہ کچھ ایسا ٹھنڈا نہ تھا) جسے مٹی کے لوٹے میں منگوا کر مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ منہ سے لگا لیتے اور ایک ایک گھونٹ پر الحمد للہ عجیب انداز و آواز سے فرماتے۔ لنگر کے لئے آٹا کئی کوس دور ایک پن چکی (گھراٹ) سے منگوایا جاتا باقی افراد بمشکل تمام قدرے قلیل ادھر ادھر کے گاؤں یا قادیان کے کسی محلے سے حاصل کرتے۔ ایندھن پاتھیاں قرب وجوار کے گاؤں ننگل وغیرہ سے سر پر اٹھا کر لانی پڑتیں۔ سیر و تفریح کے لئے کوئی جگہ نہ تھی حضرت اقدس کھلی ہوا کے لئے اصحاب کے ساتھ باہر بسراواں کی طرف علی العموم تشریف لے جاتے تو ادھر انوار کی کھلی سڑک نہ تھی۔ بلکہ ایک تنگ رستہ کہیں گڑھے کہیں ریت کہیں جھاڑیاں ٹیڑھا ترچھا اب تو ڈاک تار ٹیلیفون ریل ریڈیو بجلی سب کچھ ہے اس وقت صرف چھوٹا سا ڈاکخانہ تھا۔ جس میں سے کچھ چٹھیاں مل جاتیں۔ چاند وغیرہ کی خبر منگوانی ہوتی یا بلٹی کا مال تو آدمی بٹالے جاتا۔ سواری کے لئے سائیکل موٹر سائیکل۔ تانگہ۔ موٹر کا نام ونشان نہ تھا۔ ایک دو یکے تھے۔ یہ عجیب بے ڈھنگی سواری تھی۔ جس پر ڈرتا کبھی نہ کوئی حادثہ ہو جاتا۔ دو تین بار گرنے کا شرف مجھے بھی حاصل ہوا۔ رستہ محفوظ نہ تھا۔ نہر کے پل کے پاس ڈاکہ پڑتا تھا۔ پھر بھی آنے جانے والے احمدی ذوق شوق سے رات کو بھی سفر کر لیتے۔ کیونکہ وہ ریل سے اتر کر جلد سے جلد قادیان پہنچنا چاہتے تھے یکہ کی سواری پر بھی دو تین میل ریت وغیرہ کی وجہ سے پیدل ہی چلنا پڑتا تھا۔ مہمان خانے میں وضو کے لئے دو گھڑے تھے۔ جن میں سقہ یا خادم پانی بھرتا۔ اور موسم سرما میں تہجد کے وقت یا صبح اسی سے وضو کیا جاتا تھا۔ مریضوں کے لئے حضرت حکیم الامتہ ہی کا مطب تھا۔ جس کے ایک کونے میں مولوی حکیم قطب الدین صاحب اپنی دوائیاں پھیلائے بیٹھے ہوتے۔ ایک جانب مولوی غلام محمد امرتسری وغیرہ مولوی حکیم الامتہ کے دئے ہوئے نسخوں کے مطابق دوائی دیتے۔ مولانا خود مشرقی دروازے کے پاس کونے میں تشریف رکھتے۔ نیچے کی سادہ چٹائی جس پر کوئی دری وغیرہ نہ ہوتی البتہ ایک تکیہ تھا۔ مگر اس سے سہارا لئے ہوئے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ حاجتمند صرف دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے۔ اور آپ دائیں طرف سے شروع کر کے سب کو نسخہ دیتے جاتے۔ جو ڈاک کے مستعملہ چھوٹے لفافوں کو کھول کر ان کے دو چار ٹکڑے کر کے لکھے جاتے تھے۔ دست در کار و دل با یار و بر زباں ذکر غفار کا نمونہ دیکھا جاتا۔ مولانا بیمار کو دیکھ کر اس کے مرض کی تہ کو پہنچ جاتے۔ زبان سے کسی آیت یا حدیث کی تشریح یا کوئی نکتہ معرفت فرماتے جاتے۔ جس سے میں اخبار بدر کے لئے بہت سا میٹریل جمع کر لیتا تھا۔ مریضوں سے فارغ ہو کر مطب درسگاہ میں بدل جاتا۔ صحیح البخاری کا درس بھی ہوتا۔ جس میں مجھے بھی طلب کر لیا جاتا تھا کسی خاص ادائی یاد دہانی کے لئے لاہور آدمی بھیجا جاتا ایک دفعہ فوری ضرورت پر بٹالہ سے کچھ منگوانا پڑا تو سید احمد نور عشاء کے وقت بھیجے گئے۔ انہوں نے اپنی چادر کو کمر کے گرد لپیٹ لیا۔ کچھ بھاری بھاری ہوئی دریافت کرنے پر بتایا کہ اس میں اینٹ کے روڑے ہیں جن سے اپنی حفاظت کرونگا۔ ننگے پاؤں دوڑتے گئے دوڑتے چند گھنٹوں میں واپس آئے۔ جب حضور گورداسپور عدالت میں تشریف لے جاتے تو کئی احباب سواری کے ساتھ ساتھ دوڑتے جاتے۔ پریس ضیاء الاسلام تھا اور ایک الحکم کا۔ یہ دستی چھاپے خانے تھے۔ جس میں اخبار کے دو صفحے ایک طرف سے ۷۰۰۔۸۰۰ کی تعداد میں تمام روز ۸ گھنٹے محنت سے چھپتے تھے۔ اس طرح ۱۲ صفحے کا اخبار ایک ہفتہ میں تیار ہو سکتا تھا۔ بدر کا دفتر آخری سالوں میں ان دو کوٹھڑیوں میں تھا۔ جو اب دار الشیوخ میں شامل ہیں۔ ایک کوٹھڑی میں میری چارپائی تھی۔ مختصر بستر کو لپیٹ کر سہارا بنا لیتا اور اسی پر دفتر کا کام ہوتا۔ مضامین لکھے جاتے۔ اخبار کے پروف پڑھے جاتے۔ خطوط کے جواب چٹوں کو درست کرتا۔ رات کو کوٹھڑی سے باہر رستے کے کنارے کچھ جگہ تھی۔ وہیں پڑ رہتا۔ سحری کا ستارہ نمودار ہونے پر مسجد مبارک میں چلا جاتا بین المغرب والعشاء اکثر صاحبزادے اور بعض معزز بھائی تشریف لاتے۔ تو ان کے بٹھانے کے لیئے میں نے چند اینٹیں جمع کیں اور ایک بوسیدہ لکڑی کا پھٹہ مل گیا۔ جو ان پر رکھ کر بنچ سا بنا لیا۔ مہمان تو نہیں تھا۔ لنگر سے کھانا کھاتا۔ مکان کوئی نہ تھی۔ گھر والے بھی نہیں لائے گئے تھے۔ اس کے لئے مختلف صورتیں جو کیں ان کی تفصیل ناگفتہ بہ ہے۔ جب گھر سے آ گئے تو کچھ روز حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے مکان میں رہے بعد میں ہمیں حضرت مولانا نور الدین صاحب نے اپنا باورچی خانہ دے دیا۔ جس میں ایک چارپائی آتی تھی۔ اسے اینٹوں سے اونچا کر کے نیچے مختصر سا سامان رکھ لیا۔ میرے دو بچے ایک چھ سال کا ایک دودھ پیتا۔ خورشید جمشید گو کبھی ہی فوت ہو گئے۔ اس مکان میں جنید پیدا ہوا۔ اور چلے ہی ایں ارشاد پہنچا کہ باورچی خانہ خالی کر دو۔ تین دن کی جدوجہد کے بعد کمہاروں کے محلے میں ایک مکان سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم نے دلوایا۔ لیکن جب ہم وہاں پہنچے تو معلوم ہوا اس میں گدھے باندھے جاتے رہے ہیں۔ لہٰذا مکان تو بند ہی رہا اور ہم نے چند مہینے ایک دھمارے (برآمدہ ساکچا) کے نیچے بسر کئے۔ دن کو میں دفتر چلا جاتا۔ اور ام جنید لڑکیوں کو پڑھانے۔ جو اس وقت واحد استانی تھیں۔ پھر موجودہ قصر خلافت کے قریب ایک نالہ خانہ مل گیا۔ مگر اس کے ایک روشندان میں شہد کی مکھیاں چھتہ بنا چکی تھیں چونکہ ایک ہی کمرہ تھا دھوئیں سے چھوڑ جاتیں۔ باہر دیوار میں مرغ بھیڑیں جو اندرون کمرہ میں بھی مصور رخ نکال چکی تھیں صحن اتنا مختصر کہ گرمی کے مہینوں میں ہم دو چارپائیاں بھی نہ بچھا سکتے۔ چھت پر پردہ نہ تھا چٹائیاں تان لی تھیں جو ہوا سے ٹھہرتی نہ تھیں بعض لڑکیاں وہاں پڑھنے بھی آتی تھیں ایک دفعہ جناب عرفانی کی لڑکی چھت سے نیچے گر پڑی۔ چوٹ تو سخت آئی مگر جان بچ گئی پاخانے کیلئے آڑ بنالی تھی۔ مگر منفذ کوئی نہ تھا۔ ریتوں کو خود ہی گلی میں صفائی کے لئے نیچے پہنچانا پڑتا۔ ایک بجے کے قریب جب لڑکیوں کو پڑھا کر استانی سکینۃ النساء بیگم آتیں۔ تو جون جولائی کی چلچلاتی دھوپ میں ایک چارپائی کا گنجہ سا سایہ کر کے روٹی پکاتیں اور اس اثناء میں بچے کو اس کی کم عمر خالہ سیڑھیوں پر لئے کھڑی رہتی۔ یہ چند سطور ذاتی حالات کی درج ہو گئی ہیں۔ جس سے اس وقت کے حالات کا ایک نمونہ پیش کرنا مقصود ہے۔ کبھی لب پر شکایت نہیں آئی بلکہ گونہ لذت محسوس ہوتی۔ جب مسجد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک نظر آتا۔ اور آپ کی زبان وحی ترجمان سے معارف و حقائق سنتے تو ساری کلفت دور ہو جاتی۔ مسجد مبارک گلی کے اوپر ایک مسقف چھت کا نام تھا۔ جس کی ایک صف میں پانچ پانچ نمازی کھڑے ہو سکتے اس طرح تیس تیس احباب نماز پڑھ سکتے تھے۔ اب تو مسجد اس سے پانچ چھ گنا زیادہ وسیع ہے۔ بجلی کے چار پانچ پنکھے ہیں۔ پختہ فرش پر منقش دریاں۔ اس وقت معمولی چٹائی بھی بعض اوقات نہ ہوتی۔ ایام گرما میں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ ہجوم میں کبھی ہم نے گرمی کا احساس کیا ہو۔ جمعہ دونوں مساجد میں ہوتا تھا۔ حضور انور مسجد مبارک میں رونق افروز ہوتے۔ اس کے ساتھ جو حجرہ سا تھا۔ اس میں صدر انجمن احمدیہ کے جنرل سیکرٹری اور ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کا دفتر تھا۔ میز کے ساتھ ایک کرسی جو کسی دوسرے کے آنے پر اٹھا کر میز پر رکھ دی جاتی تا بیٹھنے کی جگہ نکل آئے۔ ضروری کتب دیوار کی الماری میں پڑی تھیں۔ ایک زینہ بھی اس کوٹھڑی میں رکھا تھا۔ جس سے اوپر اپنے گھر کے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ صدر انجمن کا اجلاس بھی اسی حجرے میں ہو جاتا تھا۔ جس میں لاہور سے اصحاب آکر شامل ہوتے یہ اعلیٰ مضامین جن کی دھوم ولایت اور افریقہ تک تھی یہیں لکھے گئے۔ اسی طرح الحکم کے زبردست معرکۃ الآراء مضامین جانتے ہو۔ کہاں لکھے گئے۔ گلی کے سر پر ایک ٹھڑا سا ہے۔ وہاں ایک ٹوٹی پھوٹی کرسی پڑی تھی جس کے ایک بازو پر پھٹہ سا لگا تھا۔ وہ گویا میز کا کام دیتا ایک دوات اور دو پیسے کا ہولڈر جس کی نب کھونٹے خانے میں فٹ نہ آتی تھی تو ایک دھاگے سے اسے مضبوط کس دیا گیا تھا۔ باہر سے آتے ہوتے اشتہارات کے خالی صفحے پر شیخ صاحب کاتب کے مضمون طلب کرنے پر قلم برداشتہ لکھکر دیتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ میں ضیاء الاسلام پریس میں (جو اس وقت پرانے پرائمری سکول کے پاس ایک مکان میں تھا) ۲ بجے کے قریب جا رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ صاحب اپنے برآمدہ میں ٹہل رہے ہیں۔ صرف ایک تہمد باندھے ہیں۔ بدن پسینے سے شرابور اور غبار سے اٹا ہوا سر اور ڈاڑھی کے بالوں میں گرد۔ سچ مچ نواب دوجواں کا یہ انا لقب تھا انہے تھے۔ میں نے کہا کیا سوچ رہے ہیں آپ۔ بلا تکلف کہا بلاد اسلامیہ وغیرہ کی آزادانہ سیاحت کی سکیم زیر غور ہے میں نے کہا بایں ہیئت گذائی۔ اپنے بدن پر ایک نظر ڈالی کر کہنے لگے ایک مسودے کی تلاش کر رہا تھا۔ چند روز بعد سچ مچ آپ اپنے اس ارادے کو قوۃ سے فعل میں لے آئے۔ وہی سادہ لباس منو کلانہ کوئی خاص تیاری نہیں کی۔ لیکن آپ نے جس نظر سے ان بلاد کو دیکھا وہ آپ کے مشاہدات میں پڑھئے کس قدر بالغ نظری ہے۔ یہ واقع میں نے اس لئے تحریر کیا۔ کہ آپ باوجود بے سروسامانی اصحاب حضرت مسیح موعود کے عزم وہمت کا اندازہ کر سکیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب میرے ساتھ والی کچی کوٹھڑی میں ایک روئی دار پاجامہ اور روئی دار کوٹ پہنے اندر گدی میں نارڈ کی لوئی اور ململ کرتہ پہنے ایک کچی

پنکھا میز پر رکھ جس سے کبھی کبھی پسینہ سکھا لیتے یورپ اور امریکہ سے خط و کتابت کرتے۔ وہاں کے آمدہ اخبارات سے حضور کے سنانے کے لئے نشان لگائے جاتے۔ حضور کے ملاحظہ و نظر ثانی کے لئے بدر کا پروف جس پر تازہ وحی درج ہو جاتی۔ جب بھیجا جاتا۔ تو دیکھ کر فوراً واپس فرما دیتے اگر ضرورت ہوتی تو بڑھا بھی دیتے جس کو پتھر پر بخط معکوس مصلح سنگ سے لکھوا لیا جاتا۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کاغذ پر کچھ سالن کے نشان ہیں۔ جس سے علم ہوا کہ اس وقت آپ کھانا کھا رہے تھے۔ لیکن پروف کو روکا نہیں اگر کوئی دستک دیتا اور آپ کو اطلاع ہوتی کہ کوئی دوست الوداعی مصافحہ کرنا چاہتے ہیں یا ضروری عرض تو خود ہی دروازے پر تشریف لے آتے اور بار بار لیا ہوتا۔ لاہور کے اصحاب کے آنے کی اطلاع ہوتی تو اندر بلا لیا۔ ہم بھی چار پانچ کس ساتھ ہی چلے گئے ایک چارپائی تھی جو معمول سے زیادہ چوڑی تھی پاس ایک میز پر چار موم بتیاں لگی تھیں دوات کے اردگرد تاکہ سیاہی گرنے کے خیال سے مٹی لگی ہوئی تھی۔ یہ آپ وحی و الہام درج کو نوٹ کرنے کے لئے سامان رکھتے تھے۔ ہم لوگ بلا تکلف اوپر اوپر جہاں جگہ پائی۔ صندوق پر ایک چارپائی پر فرش پر بیٹھ گئے۔ کلمات سے مستفید ہوتے۔ ایک بار حضور لاہور کے اصحاب کی اطلاع آمد پا کر باہر مسجد مبارک میں تشریف لے آئے۔ مہندی لگا رکھی تھی۔ ایک کرتہ اور گرون کا پاجامہ جس کے ازار بند کے ساتھ چابیوں کا گچھا ہوان مقفل صندوقوں کے لئے تھا۔ جس میں مسودات اور ضروری کاغذات یا دوائیاں جو دیہاتی عورتوں اور بچوں کو آپ دیا کرتے تھے۔ چونکہ وقت پر چابی نہ ملنے سے دیر ہو سکتی تھی۔ اس لئے آپ اس محفوظ طریقے سے چابیاں رکھتے تھے۔ سر اور داڑھی کے بالوں پر رومال بندھا تھا۔ حضور اپنے خدام کی ملاقات کے لئے اسی حالت میں تشریف لے آئے۔ ملاقات کے لئے کوئی خاص کمرہ نہ تھا۔ امریکہ سے جب وہ سیاح آیا جس نے آپ کی نبوت کا ثبوت پوچھا اور آپ نے یأتون من کل فج عمیق کے ماتحت اسی کا آنا دور سے آمد کو پیش کیا تھا۔ تو پرانے دفتر محاسب کے کمرے سے ملحق الحقہ کر باہر کھڑے ہو گئے اور حضور۔ ترجمان اور وہ سیاح اندر بیٹھے ہم بھی دروازے اور کھڑکی کو گھیرے گفتگو سنتے رہے۔ ہمارا جلسہ سالانہ مسجد اقصیٰ کے صحن ہی میں منعقد ہو جاتا تھا۔ جو موجودہ کھلے صحن سے اس وقت چوتھائی تھا لوگ نماز کے لئے صفیں بنا کر منتظر بیٹھے تھے۔ حضرت اقدس مع معززین جماعت جو بیرونجات کے تھے جن میں سے کئی اعلیٰ سرکاری عہدوں پر سرفراز تھے۔ تشریف آور ہوئے۔ تو سیڑھیوں کے پاس ہی رک گئے نماز با جماعت کھڑی ہوتی تو وہ لوگ جگہ نہ پا کر ملحقہ کوٹھے کی چھت پر کھڑے ہو گئے۔ جو صحن مسجد کے برابر تھا۔ وہ مکان ایک ہندو کا تھا۔ اس نے گندی گالیاں دینی شروع کیں اور آخر تک ملفوظات کا سلسلہ جاری رکھا۔ نماز کے بعد حضور کی تقریر تھی۔ آپ نے ان احباب سے معذرت چاہی کہ انہیں ذہنی تکلیف پہنچی ہو گی۔ اور صبر کی تلقین کی۔ اب تو آپ کو معلوم بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ مکان کہاں تھا۔ مکانوں کی دقت تو خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں تک بھی قائم رہی ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ کا سالانہ بجٹ مرکزی مجلس شوریٰ میں زیر بحث تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے ۱۷-۱۸ مقامی احباب کو اس پر غور کرنے کے لئے بلایا تھا مسجد مبارک کی اوپر کی چھت سے ملحق شمالی جانب جو کمرہ ہے۔ اس میں آپ اپنی ایک حرم کے ساتھ رہتے تھے۔ میں جب حاضر ہوا تو دیکھا۔ ایک بڑی چارپائی بچھی ہے اور نیچے ایک کونے میں مصلے پر آپ بیٹھے کچھ کاغذات ملاحظہ فرما رہے ہیں میں نے عرض کیا یہ حاضر ہونے والے کس طرح بیٹھیں گے۔ آپ مسکراتے ہوئے کھڑے ہو گئے ایک طرف سے چارپائی پکڑی اسے بیچ پر کھڑا کر دیا گیا بستر لپیٹ کر اس کے اوپر ایک پائے کے سہارے رکھا دوسرے پائے اور پیٹی کے کونے پر ایک ٹرنک جس سے جگہ رکتی تھی۔ رکھ دیا۔ باقی کچھ متفرق معمولی اشیاء ہم نے ادھر ادھر ڈال دیں۔ اور یوں کچھ جگہ بنی۔ احباب آتے گئے اور نصف دائرے کی شکل میں بیٹھتے گئے۔ جو کہ نے بتلکے کچھ ان ہیں۔ مجھے بار بار خیال آتا کہ اس وقت ہم ہندوستان اور بلاد عربیہ میں دعوت و تبلیغ اور نشر و اشاعت کا انتظام کرنے بیٹھے ہیں جماعت کی تنظیم اور اس سے مالی امداد لینے کی تجاویز پر بحث ہے اور حالت یہ ہے کہ بیٹھنے کے لئے بھی جگہ نہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ باہر سے الحاج نیر اللہ صاحب اور غالباً خانصاحب ذوالفقار علیخاں آئے اور عرض کیا کہ ایک سیاح لیڈی انٹرویو چاہتی ہے اور اسی وقت واپس جانا چاہتی ہے۔ آپ نے کشادہ پیشانی سے فرمایا۔ اچھی بات ہے آجائیں وہ لیڈی (جو غالباً روس کی جانب کی تھی) نصف دائرہ کے اندر خالی جگہ میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔ پندرہ بیس منٹ مختلف سوالات کئے اور جواب حاصل کر کے شکریہ ادا کیا اور کہا میں فوٹو لینا چاہتی ہوں۔ چنانچہ اس نے کیمرہ کھول کر فوٹو لیا اور جلدی اسے بتایا گیا تھا کہ ہم بجٹ پر غور کر رہے ہیں۔ اور ممالک غربیہ میں تبلیغ اسلام کی سکیم کا اجرا ہو گا ایسے کئی واقعات ہیں اور اس زمانے کے مہاجرین کے ذاتی حالات ہیں جو مجھے کچھ معلوم ہیں اور کچھ اسلئے معلوم نہیں کہ شکوہ شکایت کسی زبان پر نہیں آتا تھا وہ اپنا وطن مالوف اپنا گھر بار۔ جائداد منقولہ و غیر منقولہ محض للہ خوشدلی سے چھوڑ کر احباب و اقارب سے منہ موڑ کر خدا کے مسیح و مہدی کے قدموں میں بود و باش کے لئے حاضر ہو گئے تھے یہ اصحاب الصفہ حقیقی درویش تھے جن کے حق میں خدا کی وحی نازل ہوئی کہ یہ تیرے لئے اور تیرے درویشوں کے لئے ہے ——— ہمارے عزیز جن میں سے اکثر نوجوان ہیں۔ اپنی خوش قسمتی پر جتنا بھی ناز کریں بجا ہے کہ انہیں بھی ان لوگوں کے نقش قدم پر حصہ لینے کا مبارک موقع عطا ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے ان کے لئے حلقہ مسجد مبارک اور دار المسیح میں ہوادار بجلی کی روشنی سے منور کھلے مکانات چارپائیوں اور بستروں اور دیگر ضروری سازوسامان کے میسر ہیں کھانے کے لئے لنگر ہے۔ جس میں اجناس ضروری اشیاء مہیا کرنے کی از حد کوشش مرکزی دفتر سے کی جاتی ہے باوجود اس کے صبر و صلوٰۃ و قار عمل سے کسب حسنات و فعل الخیرات قابل تحسین ہے۔ ہاں اس پرانے عہد میں انفرادی مخالفت زیادہ تھی۔ اب اجتماعی مخالفت اور خطرہ جان زیادہ مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت شامل حال ہے اور رہیگی۔ اور وہ من دخلہ کان آمنا سے بہرہ اندوز ہوں گے اس موقعہ پر ان مہاجروں کو نہیں بھولنا چاہیئے۔ جنہیں میں مہجور کہتا ہوں۔ ہمارے عزیزوں کے لئے تو یہ روحانی مسرت موجود ہے کہ وہ خدا کے مسیح کی مقدس بستی میں شعائر اللہ کی زیارت سے مشرف اور برکات سے حصہ لے رہے ہیں۔ لیکن جو جال نار لاہور میں جو اب کچھ لٹا کر خانماں برباد لاہور میں فروکش ہیں۔ ان کے پاس نہ تو کھانے پینے کا کافی سامان ہے نہ رہائش کے لئے جگہ ایک ایک کمرے میں دس دس بیس بیس افراد پڑے ہیں۔ چارپائیاں نہ کیا۔ سردی کے موسم میں نیچے بچھانے کو پیال تو کسیر کتنی نہیں ملتی۔ بستر کافی نہیں کپڑے سارے نہیں۔ صبر و شکر سے خدا کے فضل کے انتظار میں دن کاٹ رہے ہیں۔ پھر ہمارے عزیز طالب علم اور ان کے اساتذہ جو چنیوٹ اور احمد نگر میں ہیں۔ جن میں سے بعض کے خطوط اپنے احباب و یا اخبار کے نام میں نے دیکھے ہیں کہ ان کو کھانے کے لئے کافی روٹی نہیں ملتی اور وہ کھیت سے کچے شلغم اور چنے چبا کر قوت لایموت حاصل کر رہے ہیں۔ یہاں لاہور میں کئی دوست ایسے ہیں۔ جو متفرق محلوں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مقیم ہیں اور اپنے اردگرد غیر ہمدرد ناواقف بلکہ مخالف افراد پاتے ہیں۔ آپ خیال فرمائیں۔ وہ کیسی وحشت محسوس کرتے ہوں گے قادیان کے اس اجتماعی ہم عقیدہ پاکیزہ سوسائٹی سے محروم ہو کر پھر ہمارے وہ بھائی جو متفرق اضلاع میں بکھر گئے ہیں اور اپنے سامنے ایک نیا ماحول پاتے ہیں۔ یہ سب مہجور درویش مستحقان دعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور وہ دن جلد آئے جب ہم پھر سب اکٹھے ہوں۔ اور جامع المتفرقین کی حمد کے گیت گائیں۔

کاریگروں کی ضرورت

"ایک احمدی دوست کو چھ کاریگروں کی ضرورت ہے۔ جو کہ زرگری کا کام کرنے والے ہوں۔ جن میں سے ایک چیترا۔ ایک جڑیا۔ دو زیور تیار کرنے والے اور دو چاندی کا کام کرنے والے ہوں۔ اوزار وغیرہ مہیا کئے جائیں گے۔ اچھے کام کرنے والوں کو یکصد پچیس روپے تک تنخواہ دی جاسکتی ہے۔ اگر ایسے دوست ٹھیکہ پر کام کرنا چاہیں۔ تو بھی اطلاع کی جائے۔ مہاجرین کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضرورت

بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا ایس۔ اے۔ وی۔ جو سائنس کا مضمون پڑھانیکی قابلیت رکھتا ہو۔ اور گورنمنٹ سروس کا خواہشمند ہو۔ فوراً اپنی درخواست انسپکٹر آف سکولز راولپنڈی ڈویژن کے نام مولوی سعد الدین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ضلع راولپنڈی کے پتہ پر بھجوا دیں۔

بی۔ اے۔ بی۔ ٹی یا ایس۔ اے۔ وی کی تقرری ۹۰-۱۰-۱۵۰ کے گریڈ میں ہوگی اور اگر ایم۔ اے ٹرینڈ ہو تو ۱۰۰-۵-۱۵۰ کے گریڈ میں تقرری ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

پچاس فی صدی چندہ

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ اور اے مسلمانو! خبردار ہو جاؤ کہ ہم نے تمہیں اولاد اور اموال صرف اس لئے دئیے ہیں۔ کہ تمہیں آزمایا جا سکے اور پرکھا جا سکے کہ تم سچے مسلمان ہو اور جو سچا مسلمان اور حقیقی مومن ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت اجر ہے۔ مال کی آزمائش اس طرح ہے کہ جب دین کو ضرورت پڑے۔ تم اس میں اس وقت کے حالات کے مطابق قربانی کرو اور اپنے اموال سے مناسب حصہ دو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں "اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے" اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی اس وقت اس مقام پر ہیں کہ ہر امر میں ہماری صحیح راہنمائی کر سکتے ہیں اور ہم نے دیکھا ہے کہ ہمیشہ ہی وہ صحیح راہنمائی کرتے آئے ہیں اور جنہوں نے حضور کے ارشادات پر عمل کیا وہ فتح میں ہی رہے ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہیئے کہ حضور کی اس ہدایت کے مدنظر اپنے اموال سے کم از کم پچاس فی صدی ہر ماہ التزام کے ساتھ سلسلہ کو بھجواتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے حضور اموال کے ضمن میں کی آزمائش میں ہم کامیاب ہوں۔

(ناظر بیت المال)

نئے مکانوں کی تعمیر

لاہور۔ یکم مارچ۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے شہری منصوبہ بندی کے سلسلے میں مکانوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر صوبائی ٹاؤن پلین کا دفتر کھول دیا ہے۔ یہ دفتر صوبے کے مختلف حصوں کے لئے سکیمیں اور نقشے تیار کریگا۔ جن کو مقامی حکام ضروری ترامیم کے بعد اختیار کر لیں گے۔ اس نئے دفتر کی ذمہ داریوں میں دیہاتی رقبوں کی تعمیر کی منصوبہ بندی، شاہراہوں کے ساتھ ساتھ تعمیری ترقی کی تجویز لاہور۔ سیالکوٹ۔ ملتان اور راولپنڈی کے امپروومنٹ ٹرسٹوں کے لئے زمین کے حصول وغیرہ کی تجاویز پیش کرنا شامل ہے

جانوروں کی حفاظت

لاہور یکم مارچ۔ مغربی پنجاب کا محکمہ سول وٹرنری مویشیوں کے موذی مرض سیتلا کو روکنے کے لئے موثر اقدامات اختیار کر رہا ہے۔ اس مرض سے ہزاروں مویشی ہر سال لقمۂ اجل بن جاتے ہیں مشرقی پنجاب سے پناہ گزینوں کے ساتھ جو نحیف اور لاغر جانور آئے ہیں۔ ان کی آمد سے یہاں یہ متعدی مرض پھیل گیا ہے۔ محکمے کی طرف سے پاکستان میں آنے والے مویشیوں کو وسیع پیمانے پر ٹیکے لگانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ پھر ٹیکہ لگانے والوں کا عملہ صوبے کے متاثر رقبوں میں پہنچ کر ٹیکے لگاتا رہا اس وسیع کام کے علاوہ محکمہ کا ایک کارنامہ یہ ہے۔ اس نے مویشیوں کے اس خطرناک مرض کے ٹیکوں کی دوائی بھی یہیں تیار کرائی ہے۔ چنانچہ وٹرنری کالج کی لیبارٹری میں ٹیکوں کی دوائی بکثرت تیار ہو رہی ہے۔ تقسیم پنجاب سے پہلے یہ دوا یو۔پی سے منگوائی جاتی تھی۔

اچھوتوں کے لیڈر بھگت دُنی چند

اچھوت مندر میں

لاہور یکم مارچ۔ اچھوتوں کے مذہبی لیڈر بھگت دنی چند نے آج اچھوتوں کے مندر واقعہ نیلہ گنبد کا معائنہ کیا۔ اور اچھوتوں کے جلسہ میں وعظ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ وہ مذہبی طور پر اپنے عادات و اخلاق کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اچھوت بچوں کے سکول اور مندر کے انتظام کو دیکھ کر بھگت جی بہت خوش ہوئے۔ آپ نے مسٹر منگا لال سبھوجی جنرل سیکرٹری مغربی پنجاب اچھوت فیڈریشن کے ساتھ تبادلہ خیالات بھی کیا (او۔پی۔آئی)

پناہ گزینوں کی نقل و حرکت

لاہور یکم مارچ۔ آج صبح مدورسے پناہ گزینوں کی ایک خاص گارنٹی نواب شاہ (سندھ) روانہ ہوگئی۔ جس میں ۱۷۰۰ اشخاص سوار تھے۔ اس وقت تک گاڑی کے ذریعہ ۵۰ ہزار پناہ گزین صوبہ سندھ میں پہنچائے جا چکے ہیں۔

خط و کتابت کرتے ہوئے حوالہ چٹ نمبر ضرور دیا کریں! (مینیجر)

خوشنما دیہات بنانے کی کوشش

لاہور یکم مارچ۔ مغربی پنجاب کے صوبائی ٹاؤن پلینر نئی نوآبادیوں کے جامع نقشے تیار کر رہے ہیں تاکہ نئی آبادیوں کی تعمیر میں بے ترتیبی کو روکا جا سکے۔ اور پناہ گزینوں کی آبادی باقاعدہ ہو۔ اس سلسلے میں پہلی آبادی لائل پور میں بافندوں کی ہے۔ جہاں ایک لاکھ بافندوں اور ان کے کنبوں کو ان کے کارخانوں سے قریب آباد کیا گیا ہے۔ ہر گھر میں ایک کھلا صحن ایک برآمدہ ایک باورچی خانہ ایک غسل خانہ ہوگا۔ مختلف مقامات پر بیس مدرسے اور مسجدیں تعمیر ہونگی۔ تمام آبادی کے مرکزی مقام پر ایک جامع مسجد تعمیر کی جائیگی۔ یہاں ایک عوام کا ہال ایک کتب خانہ اور دار المطالعہ بھی ہوگا۔ ایک سینما گھر کے علاوہ کئی سکول۔ بنک پارک اور باغات بھی ہونگے۔ اس نئی بستی میں پاور ہاؤس واٹر ورکس اور زمین دوز نالیوں کا بھی انتظام ہوگا۔

حکومتِ نظام کیطرف سے بے بنیاد الزامات کی تردید

حیدرآباد یکم مارچ۔ کلکتہ کے ایک روزنامہ نے لکھا تھا۔ کہ حیدرآباد کی حکومت مکمل طور پر مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور سرحد پر ہندو افسروں کی بجائے مسلمان افسر مقرر کئے جا رہے ہیں۔ اور حکومت نے جو ہوم گارڈ کی بھرتی جاری کی ہے اسمیں صرف مسلمان بھرتی ہو سکتے ہیں۔ اس تعلق میں حکومت حیدرآباد نے ایک پریس نوٹ میں ان تمام الزامات کو غلط اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کے تمام محکموں میں نہایت اہم آسامیوں پر ہندو افسر تعینات ہیں۔ سرحدوں پر بھی ہندو افسر موجود ہیں۔ ہوم گارڈ میں بھی بغیر تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے لئے بھرتی کھلی ہے۔

ہم اپنی خودداری کو قائم رکھنا چاہتے ہیں

حیدرآباد یکم مارچ۔ گلبرگہ میں مسٹر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایڈریس کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ ہماری حکومت باعتبار اپنے نظم و نسق اور تشکیل کے نیشنل ہے۔ آپ نے کہا بعض حلقوں کیطرف سے موجودہ گورنمنٹ پر نہایت تنگدلانہ اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ بعض کمزوریوں کا مجھے اعتراف ہے مگر حکومت ان کی اصلاح میں پوری ایمانداری کے ساتھ کوشاں ہے۔ موجودہ مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ حیدرآباد اور ہندوستان کے درمیان ۹۵ فیصدی مصائب بے بنیاد غلط فہمیوں اور عدم اعتماد کے نتیجہ میں ہیں۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہندوستان کے خلاف ہم منصوبہ بنا رہے ہیں سراسر غلط ہے۔ حیدرآباد ہندوستان کی خیرخواہی چاہتا ہے۔ ہم صرف اپنی خودداری کو ضرور قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور جبکہ ہم دوسروں کی عزت کرتے ہیں۔ تو ہم چاہتے ہیں۔ کہ دوسرے بھی ہماری عزت کریں۔ (او۔پی۔آئی)

شرعی پردہ قانوناً لازمی قرار دیا جائے

حکومتِ پاکستان سے جمعیتہ علماءِ اسلام کا مطالبہ

لاہور یکم مارچ۔ جمعیتہ علماءِ اسلام کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسے میں جو مولانا داؤد غزنوی کی زیر صدارت منعقد کیا گیا تھا۔ اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ پاکستان کا آئندہ آئین شریعت کے عین مطابق ہونا چاہیئے ہر وہ دستور جس کی ترتیب میں شریعت اسلامیہ کا خیال نہیں رکھا جائے گا۔ ہرگز قابل قبول نہ ہوگا۔ اور اس کی سختی سے مخالفت کی جائے گی۔ یہ بھی قرار پایا۔ کہ اسلامی پردے کا احترام اور اس پر عمل قانوناً لازمی قرار دیا جائے۔ او۔پی۔آئی۔

روزنامہ الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

مجلس آئین ساز کی لیگ پارٹی توڑنے کے خلاف احتجاج

۲۷ میں سے ۸ ممبران کا ناطق فیصلہ

نئی دہلی یکم مارچ۔ ہندوستان کی مجلس آئین ساز کی لیگ پارٹی کا کل ایک اجلاس ہوا جس میں کثرت رائے سے مجلس آئین ساز کی لیگ پارٹی کو توڑنے کا فیصلہ کیا گیا۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پارٹی کے ۲۷ ممبروں میں سے صرف ۱۴ اراکین شریک اجلاس ہوئے جن میں سے ۸ ممبران پارٹی کو توڑنے کے حق میں تھے اور ۶ اس کے مخالف تھے۔ نواب اسمٰعیل خاں نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ مخالف ممبران میں سے چار اراکین نے ایک بیان کے ذریعہ اس فیصلے کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ پارٹی بدستور قائم ہے۔ ۲۷ میں سے صرف ۸ ممبران ہرگز اس بات کے مجاز قرار نہیں دیئے جا سکتے کہ وہ پارٹی کو ختم کر دینے کا فیصلہ صادر کر دیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر ممبر مسلم لیگ کے امیدوار کی حیثیت سے اسمبلی کا رکن منتخب ہوا تھا۔ اس لئے صرف آل انڈیا مسلم لیگ ہی اس کو توڑنے کا حکم دے سکتی ہے۔ ۱۰ مارچ کو مسلم لیگ کا اجلاس مدراس میں ہو رہا ہے۔ اس کا فیصلہ آخری فیصلہ قرار پانا چاہیئے (ا۔پ)

غیر مسلموں کے متروکہ تعلیمی ادارے

کراچی یکم مارچ۔ اس خیال سے کہ چونکہ سندھ سے ہندوؤں کے چلے جانے کی وجہ سے بعض غیر مسلم تعلیمی ادارے بند پڑے ہیں تعلیم میں حرج واقع نہ ہو حکومت نے پانچ ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے صدر مسٹر سلیم وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی ہوں گے۔ اور جو پندرہ دن کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریں گی۔ یہ کمیٹی اسی ہفتہ اپنا کام شروع کر دیگی اور اس کا کام یہ بھی ہوگا کہ وہ ایسے اداروں کو چلانے کی تجاویز بھی پیش کرے گی۔

ایڈوائزری کمیٹی مستعفی ہوگئی

لاہور یکم مارچ۔ مشرقی پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے قائم مقام لیڈر شیخ صادق حسن نے آج حسب ذیل برقیہ وزیر اعظم مغربی پنجاب خان افتخار حسین خان ممدوٹ کو جو اس وقت کراچی میں ہیں ارسال کیا ہے۔ "مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر ایڈوائزری کمیٹی سے جسکی خود آپنے تشکیل کی ہے مستعفی ہونیکا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اس کا نہ ہی تو کبھی اجلاس طلب کیا گیا ہے اور نہ ہی پناہ گزینوں کی بہبود کے متعلق اسکے کسی مشورہ کو درخور اعتنا سمجھا گیا ہے" (اورینٹ)

لاہور ریلوے سٹیشن کے کسٹم سٹاف کا کامیاب چھاپہ!

چار سو من کھالوں پر ۳۵۰۰ روپیہ محصول لیا گیا

لاہور یکم مارچ۔ ہندوستان اور پاکستان کی درمیانی سرحد کے ساتھ ساتھ کسٹم (محصول چونگی) کی چوکیوں کے قیام کا آج پہلا دن تھا۔ لاہور ریلوے سٹیشن کے کسٹم سٹاف نے آج ہی چار سو من وزن کی کھالیں جا پکڑیں یہ کھالیں کانپور بھیجی جا رہی تھیں۔ ان کی قیمت کا اندازہ ۳۵۰۰۰ روپے ہے۔ چنانچہ کسٹم ڈیوٹی کے طور پر ساڑھے تین ہزار روپیہ وصول کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے۔ شکر گڑھ سے بہاولپور تک کی چوکیوں کے واسطے ایک سپرنٹنڈنٹ دس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ۱۴ انسپکٹر ملازم رکھے گئے ہیں۔ لاہور۔ مغلپورہ اور ہوائی اڈہ پر بڑی چوکیاں قائم کی گئی ہیں۔ لاہور جنرل پوسٹ آفس کے لئے بھی کسٹم سٹاف مقرر کیا جا رہا ہے۔ ریلوے سٹیشن کا سٹاف شبہ ہونے پر مسافر کا سامان چیک کر سکیگا۔ فسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کو ایک فارم پر دستخط کرنے ہوں گے کہ وہ کسٹم کا کوئی سامان نہیں لے جا رہے۔

(ا۔پ)

پاکستان کا نمائندہ امریکہ ہوگا

لنڈن ۲۹ فروری "سٹار" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ کشمیر کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سکیورٹی کونسل نے جو کمیشن مقرر کیا ہے اس میں ہندوستان کی طرف سے چیکوسلواکیہ کے نمائندے کو رکن نامزد کیا گیا ہے۔ اس نامزدگی سے سکیورٹی کونسل کے سفارتی حلقے کچھ زیادہ مطمئن نظر نہیں آتے۔ جب اس نمائندہ کا تقرر عمل میں لایا گیا تھا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ چیکوسلواکیہ میں ہندوستان کے مقرر کردہ سفیر اور چیکوسلواکیہ کے وزیر خارجہ موسیو جان مسارک کے تعلقات بہت زیادہ گہرے تھے۔ اور خیال یہ تھا کہ چیکوسلواکیہ کی طرف سے موسیو جان مسارک کو سفیر مقرر کیا جائیگا لیکن ابھی اس امر کا کوئی امکان نہیں کیونکہ مجلس عمل پراگ میں اس کوشش میں مصروف ہے کہ دفتر خارجہ سے تمام رجعت پسند عنصر کو بیک بینی و دو گوش نکال دیا جائے۔

——— حکومت مغربی پنجاب خوراک کی بچت کے حکمنامہ کے ماتحت ۱۲ فروری کے بعد سے ۵۰ سے زائد دعوتوں کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اس حکمنامہ کی رُو سے سوائے خاص حالات کے ۲۵ سے زائد اشخاص کو دعوت میں مدعو کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

(ا۔پ)

اُردو کی خدمت کے صلہ میں آنریری ڈگریاں

لاہور یکم مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی عنقریب منعقد ہونیوالی اردو کانفرنس میں ایک سپیشل جلسہ تقسیم اسناد منعقد کرنے کی ایک تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس جلسے میں ڈاکٹر عبدالحق، سر عبدالحق اور مولانا ظفر علی خاں کو زبانِ اُردو کی خدمات کے صلہ میں آنریری ڈگریاں پیش کی جائیں گی۔ (ا۔پ)

پناہ گزینوں کیلئے کپڑے کی آمد!

لاہور یکم مارچ۔ حکومت مغربی پنجاب نے احمد آباد اور بمبئی کی ملوں سے کپڑے کی ۹ ہزار گانٹھیں براہ راست خرید کی ہیں جسے مغربی پنجاب کی اضلاع میں بحصہ رسدی پناہ گزینوں کے لئے تقسیم کیا جائے گا۔ اندازہ ہے کہ اس طرح فی کس چار گز کپڑا مل سکے گا۔

کپڑے کی قلت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مغربی پنجاب کے حصہ کا جو کپڑا بمبئی میں پڑا تھا اسے ٹیکسٹائل کمشنر نے منسوخ کر دیا ہے۔ لیکن امید ہے کہ کھڈیوں پر جو کپڑا تیار کیا جا رہا ہے وہ اس کمی کو پورا کر دے گا۔

حکومتی نظم و نسق کے بارے میں فلسطین کمیشن کی ذمہ واریاں

کمیشن کو حکومت برطانیہ کا انتباہ!

لیک سکیس ۲۹ فروری۔ حکومت برطانیہ نے رسمی طور پر اقوام متحدہ کے فلسطین کمیشن کو مطلع کر دیا ہے کہ ۱۵ مئی کے بعد سے کہ جب برطانوی انتداب ختم ہو جائے گا تو حکومتی نظم و نسق کی تمام تر ذمہ داری کمیشن کے سر آ پڑیگی۔ اور برطانیہ کمیشن کو فلسطین کی "نئی حکومت" سے تعبیر کرتے ہوئے اپنی ذمہ واریوں سے سبکدوش ہو جائے گا۔ برطانیہ نے اپنی عرضداشت میں کمیشن پر یہ واضح کر دیا ہے کہ فلسطین کو آزاد و خود مختار ملک کا درجہ حاصل نہیں ہے۔ انتداب کے ماتحت برطانیہ اس پر حکمران ہے اور وہ خود مکمل طور پر داخلی انتظام اور خارجی معاملات کا ذمہ وار ہے۔ چنانچہ ۱۵ مئی کے بعد سے فلسطین آزاد نہیں ہو جائے گا بلکہ اپنی موجودہ قانونی پوزیشن کے مطابق بجائے برطانیہ کے کمیشن کے زیر اقتدار آ جائیگا۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فلسطین پر بحث منگل تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ بحث چین کے نمائندے ڈاکٹر سیانگ کی صدارت میں ہوگی۔ گذشتہ شب بحث کے دوران میں یہودی ایجنسی کے پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ مسٹر شرٹک نے کہا "تقسیم فلسطین" کی موجودہ تجاویز سے کم کوئی چیز بھی یہودیوں کے لئے قابلِ قبول نہ ہوگی۔ وہ اس میں کسی ترمیم کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ اُنہوں نے عربوں پر الزام لگایا کہ وہ اسمبلی کی قرارداد کو طاقت کے زور سے رد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بلجیم نے امریکی قرارداد کی حمایت کی اور شامی نمائندے فارس بے خوری نے امریکی تجویز میں یہودیوں اور عربوں کی مشاورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس کا کوئی فائدہ برآمد نہ ہو سکے گا۔ (رائیٹر)

——— لاہور یکم مارچ۔ آزاد کشمیر حکومت کے علاقہ میں جو غیر مسلم ہیں ان کے انخلاء کا کام بہت جلد شروع ہو جائے گا۔ جو فرینڈ سروس یونٹ کے زیر اہتمام ہوگا۔ یہ فیصلہ آزاد کشمیر حکومت کے نمائندگان نے ایک اہم کانفرنس میں جو لاہور میں منعقد ہوئی۔ کیا ہے۔ جس میں حکومت کا کوئی نمائندہ نہ تھا +

ہری پور کا ضمنی انتخاب

پشاور یکم مارچ۔ حکومت سرحد نے ہری پور کے دیہاتی حلقہ کے ضمنی انتخاب کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے لئے نامزدگی کے کاغذات پیش کرنے کی آخری تاریخ ۶ مارچ مقرر کی ہے۔

(پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس۔ بقیہ صفحہ ۲)

مشرق وسطیٰ سے تعلقات پیدا کرنے کے سلسلے میں ملک فیروز خاں نون نے بھی بہت مفید کام انجام دیا ہے۔ سندھ کے نمائندے مسٹر گزدر نے بجٹ کی تعریف کی اور اس شر انگیز پراپیگنڈے کی بہت مذمت کی جو بعض لوگوں کی طرف سے پھیلایا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان مالی لحاظ سے بہت کمزور ہے آپ نے کہا۔ ہمارا بجٹ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ پاکستان مالی لحاظ سے ہرگز کمزور نہیں ہے۔ ان کے علاوہ عمر حیات خاں، عزیز الدین احمد، اشتیاق حسین قریشی، عبداللہ اور نظیر احمد وغیرہ نے تقاریر کیں۔ (ا۔پ)

——— کراچی یکم مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح مارچ کے اخیر میں یا اپریل کے شروع میں صوبہ سرحد کا دورہ کرینگے (اسپا)